بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون نمبر ۴۹

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم حجت

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۲۶ شوال ۱۳۸۸ھ ۱۶ صلح ۱۳۴۸ش ۱۶ جنوری ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۴

اخبار احمدیہ

●۔ ربوہ ۱۵ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت وسلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

●۔ ربوہ ۱۵ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت تو بہتر ہے۔ لیکن کھانسی اور دل پر اثر کا سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے اندازہ برکت ڈالے آمین

●۔ ربوہ ۱۵ صلح۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ البتہ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کی طبیعت پرسوں سے انفلوئنزا کے باعث بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

●۔ ہم احباب جماعت کے تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بذریعہ خطوط اور زبانی خود تشریف لا کر والد محترم حضرت میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی کی عیادت بھی کی اور ان کی کاملہ و عاجلہ صحت یابی کے لئے دعائیں بھی کیں فجزاہم اللہ خیراً

الحمد للہ کہ حضرت والد صاحب کی صحت بفضلہ آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے۔ تاہم اس بیماری کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب کرام مہربانی فرما کر دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(میاں) شریف احمد محلہ دارالصدر ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی دعائیں نماز میں ہی کرنی چاہئیں تا نماز میں حضور اور لذت پیدا ہو

سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے

"میں دیکھتا ہوں کہ آجکل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نماز میں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے۔ شاید ان کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سر دست آپ بالکل نمازوں کے بعد دعا نہ کریں اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے۔ دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی ہرج نہیں۔ سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے۔ وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو ہر ایک دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جاوے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ۳۸۔ ۳۹)

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب عزیز موصوف کی صحت یابی کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

عزیز جعفر احمد خاں سلمہ اللہ ابن محترم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب جن کا حال ہی میں دماغ کا دوسرا اپریشن ہوا ہے کی صحت کے متعلق ۱۴ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ اب ٹمپریچر ۱۰۱ ہے۔ لیکن گھبراہٹ اور بے چینی اسی طرح ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ ہمارا ارحم الراحمین اور شافیٔ مطلق خدا اپنے فضل سے عزیز موصوف کو معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل تندرستی و توانائی کے ساتھ عمر دراز سے نوازے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۶ صلح ۱۳۴۸ ہش

توبہ کا مقام اسلام میں

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آسان فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ

(البقرہ آیت ۱۸۶)

مطلب یہ کہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام کے احکام پر عمل کرنا آسان ہو نہ کہ دشوار دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کوئی ایسی بات نہیں چاہتا۔ جس سے انسانوں کو غیر معمولی تکلیف برداشت کرنی پڑے۔ اس نے جو احکام دیئے ہیں وہ ایک معمولی انسان کے لئے قابل عمل ہیں۔ ان میں حد سے زیادہ مشقت نہیں اٹھانی پڑتی۔ چنانچہ آیہ محولہ بالا روزوں میں جو بیماری اور سفر وغیرہ میں رعایت دی گئی ہے۔ اس تعلق میں نازل ہوئی ہے۔ ماہِ صیام کے روزے ایک مسلمان کے لئے فرض ہیں لیکن مریض اور مسافر کے لئے یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کر سکتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ خواہ کتنی تکلیف ہو روزہ رکھو

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام ایک قابلِ عمل دین ہے۔ اور اس میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے جو انسانی برداشت سے باہر ہو۔ یہی بات اس سے بھی واضح ہوتی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسلام انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اسلام میں کوئی ایسی عبادت نہیں ہے جو مالا یطاق کی حیثیت رکھتی ہو۔ اور جو فطرتِ انسانی کے خلاف ہو۔ اس کے برخلاف بعض ادیان میں ایسی ایسی عبادتیں مقرر کی گئی ہیں۔ جو انسانی فطرت ہی کے خلاف ہیں۔ مثلاً رہبانیت عیسائیوں میں اور ہندوؤں میں ایسے اعمال جن سے انسانی اعضاء اپنا کام کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ایک بازو یا دونوں ہمیشہ کھڑے رکھنا یہاں تک کہ وہ ناقابلِ استعمال ہو جاتے ہیں۔

پھر اسلام برہمچریہ کی بھی اجازت نہیں دیتا بلکہ اس امر پر زور دیتا ہے کہ انسان خواہ مرد ہو یا عورت۔ شادی ضرور کرے۔ الغرض جو قوے اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس کام کے لئے دیئے ہیں اس کام کے لئے ان کو حدِ اعتدال میں رہ کر مطابق احکام الٰہی کے لئے استعمال کرنا ہی دراصل اسلام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا میں بھی یہ سکھایا ہے۔ کہ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(البقرہ ۲۸۷)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب اگر ہم کبھی بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اے ہمارے رب! تو ہم پر (اس طرح) ذمہ داری نہ ڈالیو جس طرح تو نے ان لوگوں پر جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں ڈالی تھی۔ اے ہمارے رب! اور اسی طرح ہم سے (اور وہ بوجھ) نہ اٹھوا جس (کے اٹھانے) کی ہمیں طاقت نہیں اور ہم سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر (کیونکہ) تو ہمارا آقا ہے۔ پس کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اس سے انسان کا عجز واضح ہو جاتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ام

" انسان کو اس کی طاقت سے باہر کسی کام کے لئے مجبور نہیں کرتا اور اس کی سزا دینا تو کجا اس کو نظر انداز کر دیتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے قوے کا پورا پورا استعمال کرے محض بہانہ سازی سے کام نہ لے

اس کے خلاف دوسرے مذاہب میں گویا توبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چنانچہ عیسائیت کا نظریہ یہ ہے کہ چونکہ انسان جو گناہ کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ اس کو ضرور بھگتنا پڑتا ہے۔ اگر خدا کا بیٹا اس کے لئے قربانی نہ دیتا۔ اسی طرح ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کہ گناہ کا نتیجہ دوسرے جنم میں ضرور بھگتنا پڑتا ہے۔ لیکن اسلام کا خدا غفور رحیم ہے۔ وہ انسان کے گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ البتہ اس کے لئے لازم ہے کہ انسان توبۃ النصوح کرے یعنی ایسی توبہ کرے کہ پھر وہ وہی گناہ نہ کرے۔ الغرض سچے دل سے توبہ کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ اس نے وہ گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(باقی)

حضرت مصلح موعود

بندِ سوم

از محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائلپور

عقل حیراں در علوِ شانِ او | برتر از کیواں بود ایوانِ او
کشف و الہام و دعائے مستجاب | داد او را ایزدِ منانِ او
از سرِ آغاز تا روزِ وصال | بود قرآں جانِ او جانانِ او
صد علومِ ظاہر و باطن بخواں | وا بہ بیں تفسیرِ بے پایانِ او
حرف حرفش کاشفِ اسرارِ دیں | بارک اللہ حجت و برہانِ او
عقدہ ہائے ملک و ملت حل نمود | مشکل ما بود بس آسانِ او
خیر و خوبی در برش پیرا ہنے | علم و حکمت بستہ دامانِ او
دوستاں و دو بوستاں گلہا بکف | از بہارِ مجلسِ عرفانِ او
وہ چگویم از سرِ اکرامِ ضیف | منکہ چندے بودہ ام مہمانِ او
قلبِ محزوں دیدۂ نمناک را | یاد آید لطفِ او احسانِ او

کرمکِ ناچیز را بشمرد چیز
گفت "مظہر ہست مارا بس عزیز"

(باقی)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

مُنکرین ہستی باریتعالیٰ کے شکوک کا ازالہ

(تقریر محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۶۸ء)

(۴)

اللہ تعالیٰ کا مجیب الدعوات ہونا

(۲) رَبُّ الْعَالَمِیْنَ کے بعد دوسری صفت جس کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے اس کا مُجِیْبُ الدَّعَوَات ہونا ہے یعنی وہ اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اظہار اس کو پہچاننے اور اسکے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں بہت ممد ہے۔ منکرین کے راستے میں سب سے بڑی روک یہی ہوتی ہے کہ اگر کوئی خدا واقعی ہے تو انسانوں کے ساتھ اسے بوقتِ ضرورت تعلق کا اظہار کرنا چاہیئے۔ سو اللہ تعالےٰ کی یہ صفت ان کے اس وسوسہ کا جواب دیتی ہے۔ ایک عاجز اپنی ضرورت اور تکلیف کے وقت اپنے خدا کو پکارتا ہے اور وہ خدا اس کی پکار کو سُن کر اس کی ضرورت کو پورا کرتا اور اس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے۔ بندہ پھر اس کو پکارتا ہے وہ پھر اس کی تکلیف کو دُور کرتا اور اس کی حقیقی ضرورت کو پورا کرتا ہے بشرطیکہ بندہ اس پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے رحم اور کرم پر بھروسہ کرتا ہوا پورے اخلاص اور شدت کے ساتھ اسے پکارے۔ یہ شرائط نہ ہوں تو بیشک اس کا پکارنا کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتا لیکن جب بھی ایک بندہ پوری عاجزی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر جُھک کر اپنی آہ و پکار کو اس تک پہنچاتا ہے اور اس پر یقین رکھتا ہے اور پکارنے میں کوئی کمی نہیں رکھتا تو وہ خدا ضرور اس کی مدد کو اترتا ہے اور سخت ناموافق حالات میں بھی اس کی تکلیف کو دُور فرما دیتا ہے۔

اللہ تعالےٰ کے بہت سے بندے قبولیتِ دعا کا تجربہ رکھتے ہیں اور دعا کے ذریعے اپنے ربّ کی عنایات کا مشاہدہ کرتے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کو چونکہ بھیجا ہی اس لئے جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی کو دنیا میں ظاہر کریں اور انسانوں کو اس کی طرف کھینچ کر لائیں اس لئے ان میں قبولیتِ دعا کا نشان خاص طور پر رکھا جاتا ہے بلکہ عام انسانوں کو ان کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی۔ اور وہ ان کے مقابلہ میں مفلس محض ہوتے ہیں۔

زیادہ قریب کی مثالیں دیکھنے کے لئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے نمونے لیتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور کامل محبّت اور کامل غلامی کی وجہ سے یہ مقام عطا فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ ہزارہا میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ اگر میں سب کو لکھوں تو ایک بڑی کتاب ہو جائے۔"

(حقیقۃ الوحی ایڈیشن دوم صفحہ ۳۲۱)

قبولیتِ دعا کے چند نمونے

یہاں صرف چند ایک نمونے قبولیتِ دعا کے آپ کے اپنے الفاظ میں پیش کئے جاتے ہیں:-

(۱) "تصنیف براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب کہ لوگوں کا میری طرف کچھ رجوع نہ تھا اور نہ دنیا میں شہرت تھی روپیہ کی سخت ضرورت پیش آئی۔ اس کے لئے میں نے دعا کی تب یہ الہام ہوا دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں۔ اور اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ۔ فی شائل مقیاس۔ دن یُو وِل گو ٹو امرتسر۔ یعنی دس دن کے بعد روپیہ ضرور آئے گا پہلے اس سے کچھ نہیں آئے گا۔ خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دم اُٹھاتی ہے تب اس کا بچّہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مددِ الٰہی بھی قریب ہے۔ اور پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرتسر بھی جاؤ گے۔ یہ پیشگوئی میں نے تین ہندوؤں یعنی شرمپت ملاوامل۔ بشنداس کو جو آریہ ہیں سُنا دی اور ان کو کہہ دیا کہ یاد رکھو کہ یہ روپیہ ڈاک کے ذریعہ سے آئے گا اور دس دن تک ڈاک کے ذریعہ سے کچھ بھی نہیں آئے گا اور علاوہ ان ہندوؤں کے اور بہت سے مسلمانوں کو یہ پیشگوئی قبل از وقت سُنا دی اور خوب مشہور کر دی۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں دو پہلو بہت عجیب تھے۔ ایک یہ کہ قطعی طور پر حکم دیا گیا تھا کہ دس دن تک کچھ نہیں آئے گا اور گیارھویں دن بلا توقف اور بلا فاصلہ روپیہ آئے گا۔ دوسرا پہلو یہ عجیب تھا کہ روپیہ آنے کے ساتھ ہی کچھ ایسا اتفاق پیش آ جائے گا کہ تمہیں امرتسر جانا پڑے گا۔ پس یہ عجیب نمونہ قدرتِ الٰہی ظاہر ہوا کہ الہام سے دس دن تک ایک پیسہ بھی نہ آیا اور مذکورہ بالا آریاں ہر روز ڈاک خانہ میں جا کر تفتیش کرتے رہے اور ان دنوں میں ڈاک خانہ کا سب پوسٹماسٹر بھی ہندو تھا۔ جب گیارھواں دن چڑھا تو ان آریوں کے لئے ایک عجیب تماشہ کا دن تھا اور وہ بہت خوشی سے اس بات کے امیدوار تھے کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے۔ تب بعض ان میں سے ڈاک خانہ میں گئے اور غمگین صورت بنا کر واپس آئے اور بیان کیا کہ آج محمد افضل خاں نام ایک سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپے بھیجے ہیں اور ایسا ہی ایک شخص نے بیس روپے بھیجے ہیں۔ غرض اس دن ایک سو تیس روپے آئے جن سے وہ کام پورا ہو گیا جس کے لئے ضرورت تھی۔ اور اسی دن جبکہ یہ روپیہ آیا عدالت خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے میرے نام سمن آگیا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا اس پیشگوئی کے پورے ہونے کی ایک جماعت گواہ ہے اور اس کی اس طرح پر بھی تصدیق ہو سکتی ہے کہ قادیان کے ڈاک خانہ کا رجسٹر دیکھا جائے۔ تو جس دن یہ ایک سو تیس روپے آئے ہیں اس دن سے دس دن پہلے کی تاریخوں میں رجسٹر میں ایک پیسے کا منی آرڈر بھی میرے نام نہیں پاؤ گے اور پھر اگر اس تاریخ عدالت خفیفہ امرتسر کے دفتر میں تلاش کرو گے تو اس میں ایک شخص پادری رجب علی نام کے مقدمہ میں میرا اظہار شامل مسل پاؤ گے اور یہ ۱۸۸۴ء کا نشان ہے۔ اسی پتہ سے ڈاکخانہ کا رجسٹر ملاحظہ ہو سکتا ہے اور اسی پتہ سے عدالت خفیفہ امرتسر میں میرے اظہار کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اور اگر ہندو گواہ انکار کریں تو حلف دینے سے وہ سچ سچ بیان کر سکتے ہیں۔ اور یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۶۹-۴۷۰ میں درج ہے اور ان آریوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ایڈیشن دوم صفحہ ۲۷۹ تا ۲۸۱)

(۲) "ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں رہا* اور کہا کہ میں ایک مذہبی جلسہ** کرنا چاہتا ہوں آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے۔ میں نے عذر کیا۔ پھر اس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں چونکہ میں جانتا ہوں کہ میں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ میں بغیر خدا کے بُلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے۔ میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا۔ جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور اس تیزی اور جلدی سے میں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے بھی مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی سے اس کی نقل لکھے۔ جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا "مضمون بالا رہا"۔ خلاصہ کلام یہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا۔ اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی۔ یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے ان کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور شاید بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہی شہادت دی۔ اور اس مجمع میں بجز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتح یاب ہوگا۔ آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی

---

* یاد آیا اس کا نام سوامی شوگن چندر تھا۔ منہ

** اس جلسہ کا نام دھرم مہوتسو جلسہ اعظم مذاہب مشہور کیا گیا تھا۔ منہ

الہی دے رہے ہیں۔ غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری پیشگوئی پوری ہو گئی کہ مضمون بالا رہا۔ یہ مقابلہ اسی مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پُر معارف تقریر کے پیرایہ میں ان کے مقابل پر چھوڑا تو وہ اژدہا بن کر سب کو نگل گیا اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے منہ سے نکلی تھی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۸، صفحہ ۲۷۹)

(۳) "جن دنوں میں ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ واقعہ ہوا تھا اس وقت چونکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو خبر ملی تھی کہ اس زلزلہ پر حصر نہیں اور بھی زلزلے آئیں گے اس لئے میں مصلحتاً باغ میں مع عیال و اطفال اور اکثر اپنی جماعت کے لوگوں کے چلا گیا تھا اور وہاں ایک بڑے میدان میں خیمے لگا کر ہم بسر کرتے تھے۔ انہی دنوں میں میرے گھر کے لوگ سخت بیمار ہو گئے تھے۔ کسی وقت تپ مفارقت نہیں کرتا تھا اور کھانسی ساتھ تھی۔ میرے مخلص دوست مولوی حکیم نورالدین صاحب علاج کرتے تھے مگر فائدہ محسوس نہ ہوتا تھا۔ یہاں تک نوبت پہنچی کہ نشست و برخاست سے عاری ہو گئی۔ چارپائی پر بٹھا کر خیمہ میں شام کے وقت عورتیں لے جاتی تھیں اور صبح چارپائی پر باغ میں لے آتی تھیں اور دن بدن جسم لاغر ہوتا جاتا تھا۔ آخر میں نے توجہ سے دعا کی۔ تب الہام ہوا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ یعنی میرا رب میرے ساتھ ہے عنقریب وہ مجھے بتلا دے گا کہ مرض کیا ہے اور علاج کیا ہے۔ اس الہام سے چند منٹ بعد ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ بیماری بباعث حرارتِ جگر ہے اور دل میں ڈالا گیا کہ کتاب شفاء الاسقام کا نسخہ اس کے لئے مفید ہو گا۔ سو وہ نسخہ بنایا گیا اور وہ قرص تھے۔ جب تین یا چار قرص کھائے گئے تو ایک دن صبح کے وقت میں نے خواب میں دیکھا کہ عبدالرحمٰن نام ایک شخص ہمارے مکان میں آیا ہے اور وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ بخار ٹوٹ گیا۔ اور یہ عجیب قدرتِ الٰہی ہے کہ ایک طرف یہ خواب دیکھی گئی اور دوسری طرف جب میں نے نبض دیکھی تو بخار کا نام و نشان نہ تھا پھر یہ الہام ہوا تو در منزل ما چو بار بار آئی۔ خدا ابرِ رحمت ببارید یا نے۔ اس پیشگوئی کی بھی ایک جماعت گواہ ہے جس کا جی چاہے دریافت کر لے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۶، صفحہ ۲۴۷)

(۴) "سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبدالرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہو گیا تھا اور کوئی صورت جانبری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اس وقت میں نے اس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے۔ تب میں نے جنابِ الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذنِ الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے۔ تب میں خاموش ہو گیا۔ بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا اِنَّکَ اَنْتَ الْمُجَازُ۔ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی۔ تب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثارِ رحمت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہو گیا تھا کہ مدت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آور تندرست ہو گیا اور زندہ موجود ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۹)

(۵) "میرے مخلص دوست مولوی نوردین صاحب کا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا اور وہی ایک لڑکا تھا۔ اس کے فوت ہونے پر بعض نادان دشمنوں نے بہت خوشی ظاہر کی اس خیال سے کہ مولوی صاحب لاولد رہ گئے۔ تب میں نے ان کے لئے بہت دعا کی اور دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ تمہاری دعا سے ایک لڑکا پیدا ہو گا اور اس بات کا نشان کہ وہ محض دعا کے ذریعہ سے پیدا کیا گیا ہے یہ بتایا گیا کہ اس کے بدن پر بہت سے پھوڑے نکل آئیں گے چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبد الحی رکھا گیا اور اس کے بدن پر غیر معمولی پھوڑے بہت نکلے جن کے داغ اب تک موجود ہیں اور یہ پھوڑوں کا نشان لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۰)

(۶) "اسی شرمپت کا ایک بھائی بشمبر داس نام ایک فوجداری مقدمہ میں شاید ڈیڑھ سال کے لئے قید ہو گیا تھا۔ تب شرمپت نے اپنی اضطراب کی حالت میں مجھ سے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ میں نے اس کی نسبت دعا کی تو میں نے بعد اس کے خواب میں دیکھا کہ میں اس دفتر میں گیا ہوں جس جگہ قیدیوں کے ناموں کے رجسٹر تھے اور ان رجسٹروں میں ہر ایک قیدی کی میعاد قید لکھی تھی تب میں نے وہ رجسٹر کھولا جس میں بشمبر داس کی قید کی نسبت لکھا تھا کہ اتنی قید ہے اور میں نے اپنے ہاتھ سے اس کی نصف قید کاٹ دی۔ اور جب اس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل کیا گیا تو مجھے دکھلایا گیا کہ انجام مقدمہ کا یہ ہو گا کہ مثل مقدمہ ضلع میں واپس آئے گی اور نصف قید بشمبر داس کی تخفیف کی جائے گی مگر بری نہیں ہو گا۔ اور میں نے وہ تمام حالات اس کے بھائی لالہ شرمپت کو قبل از ظہور انجام مقدمہ بتلا دیئے تھے اور انجام کار ایسا ہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۱، صفحہ ۲۲۲)

(۷) "ایک دفعہ میرے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی نسبت مجھے خواب میں دکھلایا گیا کہ ان کی زندگی کے تھوڑے دن رہ گئے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن ہیں۔ بعد میں وہ یک دفعہ سخت بیمار ہو گئے یہاں تک کہ صرف استخوان باقی رہ گئیں اور اس قدر دُبلے ہو گئے کہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے نہیں معلوم ہوتے تھے کہ کوئی اس پر بیٹھا ہوا ہے یا خالی چارپائی ہے۔ پاخانہ اور پیشاب اُوپر ہی نکل جاتا تھا اور بیہوشی کا عالم رہتا تھا۔ میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ مرحوم بڑے حاذق طبیب تھے۔ انہوں نے کہہ دیا کہ اب یہ حالت یاس اور نومیدی کی ہے صرف چند روز کی بات ہے۔ مجھ میں اس وقت جوانی کی قوت موجود تھی اور مجاہدات کی طاقت تھی اور میری فطرت ایسی واقع ہے کہ میں ہر ایک بات پر خدا کو قادر جانتا ہوں اور درحقیقت اس کی قدرتوں کا کون انتہا پا سکتا ہے اور اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں بجز ان امور کے جو اس کے وعدے کے برخلاف یا اس کی پاک شان کے منافی اور اس کی توحید کی ضد ہیں۔ اس لئے میں نے اس حالت میں بھی ان کے لئے دعا کرنی شروع کی اور میں نے دل میں یہ مقرر کر لیا کہ اس دعا میں میں تین باتوں میں اپنی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں حضرت عزت میں اس لائق ہوں کہ میری دعا قبول ہو جائے۔ دوسری یہ کہ کیا خواب اور الہام جو وعید کے رنگ میں آتے ہیں ان کی تاخیر بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ تیسری یہ کہ کیا اس درجہ کا بیمار جس کے صرف استخوان باقی ہیں دعا کے ذریعہ سے اچھا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ غرض میں نے اس بنا پر دعا کرنی شروع کی۔ پس مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ دعا کے ساتھ ہی تغیر شروع ہو گیا اور اس اثناء میں ایک دوسرے خواب میں میں نے دیکھا کہ وہ گویا اپنے دالان میں اپنے قدموں سے چل رہے ہیں۔ اور حالت یہ تھی کہ دوسرا شخص کروٹ بدلاتا تھا۔ جب دعا کرتے کرتے پندرہ دن گزرے تو ان میں صحت کے ایک ظاہری آثار پیدا ہو گئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند قدم چلوں چنانچہ وہ کسی قدر سہارے سے اٹھے اور سوٹے کے سہارے سے چلنا شروع کیا اور پھر سوٹا بھی چھوڑ دیا۔ چند روز تک پورے تندرست ہو گئے اور بعد اس کے پندرہ برس تک زندہ رہے اور پھر فوت ہو گئے جس سے معلوم ہوا کہ خدا نے ان کی زندگی کے پندرہ دن پندرہ سال سے بدل دیئے ہیں۔ یہ ہے ہمارا خدا جو اپنی پیشگوئیوں کے بدلانے پر بھی قادر ہے مگر ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ قادر نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۳ تا صفحہ ۲۵۵)

(باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ منڈی مریدکے میں ان دنوں بعارضہ بخار و ضعفِ پیری بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(حکیم محمد اسمٰعیل۔ ربوہ)

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ

(مکرم خواجہ عبد المومن صاحب گو لیاز اربوہ)

اس امر پر یقین کرنے کو دل نہیں کرتا کہ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ وفات پا چکے ہیں ابھی چند دنوں کی بات ہے کہ خاکسار حضرت حافظ صاحب کی خدمت میں عام معمول کے مطابق حاضر ہوا تو آپ اپنی چارپائی پر بیٹھے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول تھے کچھ دیر آپ کی خدمت میں حاضر رہا دعا کی درخواست کی اور پھر واپس چلا آیا۔ یہ معلوم نہ تھا کہ یہ میری اُن سے آخری ملاقات ہے گو اکثر حضرت حافظ صاحبؓ کی طبیعت علیل رہتی تھی لیکن اس کے باوجود آپ کا حافظہ اور ذہن بالکل ٹھیک کام کرتے تھے اور جب کوئی ملاقات کے لئے جاتا تو آپ اس سے اپنے مخصوص انداز میں گفتگو فرماتے آپ کے ذہن کی صفائی اور حافظہ کو دیکھتے ہوئے یہ خیال بھی نہ آتا تھا کہ آپ اتنی جلدی اچانک وفات پا جائیں گے حضرت حافظ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابہ میں ۔ ایک خاص مقام رکھتے تھے۔

آپ شاہجہانپور کے رہنے والے تھے بعد میں قادیان میں آ کر مستقل رہائش اختیار کر لی ہجرت کے بعد کچھ عرصہ لاہور رہے اس کے بعد مستقل طور پر ربوہ میں رہائش اختیار کر لی۔ آپ گھر میں ایک الگ کمرہ میں رہتے تھے تاکہ ملاقات کرنے والوں کو سہولت رہے۔ صبح سے شام تک احمدی اور غیر احمدی احباب آپ کی ملاقات کے لئے بکثرت تشریف لاتے رہتے اور آپ ہر آنے والے کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے خیریت دریافت فرماتے بالخصوص جب کوئی غیر از جماعت دوست آ جاتے تو پھر باوجود علالت کے اٹھ کر بیٹھ جاتے اور کئی گھنٹے پیغام حق پہنچانے میں صرف کر دیتے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے زبانی یاد تھے اور حضور کی کتب بھی موجود ہوتی تھیں آپ حوالے نکال نکال کر دکھاتے اسی طرح غیر احمدی علماء کی کتب بھی آپ کے پاس موجود تھیں۔ آپ ان کی عبارتیں پڑھ کر احمدیت کی تعلیم کے ساتھ موازنہ فرماتے اور احمدیت کی صداقت کو دلنشین انداز میں واضح فرماتے۔ آپ کو تبلیغ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایسا ملکہ عطا فرمایا تھا کہ سعید الفطرت روح آپ کے دلائل کو سن کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی۔ چنانچہ بہت سے لوگ حضرت حافظ صاحب کی تبلیغ سے متاثر ہو کر احمدیت میں داخل ہوئے بے شمار لوگ پاکستان اور بیرون ممالک سے آپ کی خدمت میں دعا کے لئے خطوط بھجواتے اور آپ کی ملاقات کے لئے آتے آپ جس کے ساتھ ایک بار تعلق قائم فرماتے پھر اسے کبھی بھولتے نہ تھے۔ خاکسار ایک بار کچھ عرصہ آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ آپ نے مجھے پیغام بھیجا اور شکوہ کیا کہ تم نے ملنا کیوں چھوڑ دیا ہے خاکسار حضرت حافظ صاحب کی اس شفقت کو دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا اور اس کے بعد اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔

آپ کی طبیعت میں مزاح بھی پایا جاتا تھا لیکن آپ کا مذاق انتہائی پاکیزہ تھا۔ آپ کو اردو زبان پر خاص عبور حاصل تھا۔ اعلیٰ درجہ کے قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ متوکل علی اللہ اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ اکثر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ میری سب حاجات یہاں بیٹھے ہوئے پوری فرما دیتا ہے۔ جب بھی کبھی کسی چیز کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بہتر فرما دیتا ہے۔ اور آپ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

پیش آنے ہی ہو جاتی ہے پوری حاجت میری
دمبدم نصرتِ حق کرتی ہے نصرت میری

ایک دفعہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں نے سوچا کہ پاکستان آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت عطا کی ہے لیکن کوزہ مصری کبھی نہیں ملی کھانے کو جی چاہتا تھا فرمانے لگے اگلے روز سرگودھا سے مکرمی مرزا عبد الحق صاحب کے لڑکے کچھ پھل میرے لئے تحفہ کے طور پر لائے اور ایک ہاتھ میں پوٹلی پکڑی ہوئی تھی۔ میں نے پوچھا اس پوٹلی میں کیا ہے تو کہنے لگے اس میں مصری ہے جو میری والدہ نے آپ کے لئے تحفہ کے طور پر بھجوائی ہے۔ فرمانے لگے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ کا تصرف ادھر میرے ذہن میں ایک چیز کی خواہش پیدا ہوئی اور ادھر اللہ تعالیٰ نے کس طرح دل پر تصرف فرما کر میرے لئے یہ نعمت بھجوا دی۔ اس طرح کی کئی اور مثالیں بھی حضرت حافظ صاحب بیان کیا کرتے تھے۔ جس سے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور نور یقین پیدا ہو جاتا تھا۔ آپ بڑی محبت اور پیار کرنے والے اور دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔ جب کبھی ملنے کے لئے خاکسار حاضر ہوتا آپ بڑی محبت سے ملتے اور شفقت سے گفتگو فرماتے۔ جب کبھی مجھے کوئی تکلیف ہوتی اور میں آپ سے ذکر کرتا تو آپ دعاؤں کے ذریعہ سے میری مدد فرماتے آپ دعاؤں کا خزینہ تھے۔ ساری زندگی خدا تعالیٰ کے دین کے لئے وقف کر دی اور بنی نوع انسان کے دکھوں اور تکلیفوں کا مداوا کرنے میں کوشاں رہتے۔ آپ کو خلافت سے گہری وابستگی تھی اور خلیفۂ وقت کی بے پناہ محبت آپ کے دل میں پائی جاتی تھی۔ جو آپ کی باتوں سے عیاں ہوتی تھی۔ حضرت حافظ صاحب کے مقام کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ خود پڑھائی۔ جنازہ کو کندھا دیا۔ اور پھر جنازہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے گئے اور قبر تیار ہونے پر دعا فرمائی دوسرے دن خطبہ جمعہ میں آپ کی وفات کا ذکر فرمایا اور آپ کی خوبیوں کا تذکرہ فرمایا۔ نیز آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اسلام و احمدیت کو حضرت حافظ صاحب جیسے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں فدائیوں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت حافظ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

اراکین انصار اللہ کی توجہ کیلئے

دوران سال اپنے بجٹ کو بآسانی پورا کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ اراکین کرام اپنا چندہ ماہ بماہ ادا کرتے رہیں مجلس کا نیا مالی یکم صلح / جنوری سے شروع ہو چکا ہے۔ مہربانی کر کے اپنا چندہ ابھی سے بھجوانا شروع کر دیں تاکہ آپ اپنا بجٹ آسانی سے پورا کر سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ فتح دسمبر کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ فتح / دسمبر ختم ہو چکا ہے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ اس ماہ کا چندہ جلد از جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔ چندہ کی رقوم بنام مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ آنی چاہئیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے بچے کیپٹن نواز احمد منہاس گولی سے زخمی ہو گئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے زخم مندمل ہو رہا ہے۔ اور عام صحت اچھی ہے۔ لیکن بازو ابھی حرکت نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ انشاء اللہ خود بخود حرکت کرنے لگے گا۔ احباب جماعت مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ (محمد اکرم منہاس ۷ اے گلبرگ لاہور)

۲ میری اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار تھیں اور چند دن ہوئے فالج کا شدید حملہ ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الحمید اوورسیر جڑانوالہ ضلع لائلپور)

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مجلس شوریٰ ۱۹۶۷ء پر فیصلہ ہوا تھا۔ کہ جامعہ نصرت ربوہ میں سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ایف۔ ایس سی کلاسز کھولی جائیں۔ عمارت اور لیبارٹریز کا ابتدائی اندازہ ڈیڑھ لاکھ روپے تجویز ہوا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس تجویز کو اس شرط کے ساتھ منظور فرما لیا۔ کہ نصف خرچ یعنی پچھتر ہزار روپیہ لجنہ اماء اللہ برداشت کرے۔ اس تجویز کی منظوری کو اس سال کی مجلس شوریٰ پر دو سال کا عرصہ ہو جائے گا۔ لیکن ابھی تک صرف بارہ ہزار روپے اس مد میں جمع ہوئے ہیں اور مزید تریسٹھ ہزار ہم نے جمع کرنے ہیں۔ پھر عمارت کا کام شروع کیا جائے گا۔ چندہ دہندگان کی فہرست دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ بحیثیت لجنہ اس سلسلہ میں کم کوشش کی گئی ہے۔ اس سے قبل ہر لجنہ نے سائنس بلاک کے لئے جو چندہ دیا ہے ان کے چندہ دہندگان کے نام شائع کئے جا چکے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد نصرت جہاں کا چندہ قریباً پورا ہونے والا ہے۔ اسلئے لجنات اس چندہ کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ تاکہ اس سال میں یہ رقم جمع ہو۔ یاد رہے کہ اس سال جلسہ سالانہ پر جو "تحریک خاص لجنہ اماء اللہ" پیش کی گئی ہے۔ (ابھی اسکے لئے بھی آپ نے چندہ دینا ہے اس لئے ایک سکیم کو لمبے عرصہ تک نہیں لٹکانا چاہیئے۔ تریسٹھ ہزار کی رقم اگر آپ سنجیدگی سے کوشش کریں تو مجلس مشاورت تک پوری کر سکتی ہیں۔ میرے پچھلے اعلان پر جن بہنوں نے پچاس روپے سے زائد چندہ دیا ہے۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

۱۔ امۃ الحفیظ اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب پراچہ سرگودہا و دختران ۱۱۵/--
۲۔ لجنہ دارالرحمت غربی ب ربوہ ۷۵/--
۳۔ صالحہ بیگم عبدالقادر صاحب کوٹ ادو ۱۰۰/--
۴۔ غلام احمد صاحب چغتائی آف لندن اپنی بھانجی صالحہ فردوس مرحومہ کی طرف سے ۵۰/--
۵۔ فاطمہ صدیقہ اہلیہ کرم دین صاحب آف کنیڈا ۵۰/--
۶۔ زینب النساء صاحبہ اہلیہ بشارت الرحمٰن صاحب پراچہ سرگودہا ۱۰۰/--
۷۔ لجنہ لاہور ۵۰/--
۸۔ مسز بشریٰ بشیر صاحبہ ۱۰۰/--
۹۔ بیگم ایم۔ اے خورشید صاحب کراچی ۵۰/--
۱۰۔ بیگم شیخ رحمت اللہ کراچی ۵۰/--
۱۱۔ بیگم انتظار حسین صاحب کراچی ۵۰/--
۱۲۔ بیگم ملک نذیر احمد صاحب " ۱۰۰/--
۱۳۔ لجنہ کریم نگر فادم ۵۰/--
۱۴۔ لجنہ اماء اللہ لاہور ۱۰۰/--
۱۵۔ بانو محمد عالم صاحب سرگودہا ۵۰/--
۱۶۔ لجنہ اماء اللہ لاہور ۱۰۰/--
۱۷۔ اہلیہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن ساہیوال ۱۰۰/--
۱۸۔ ڈاکٹر زبیدہ صاحبہ دارالشفا شیخوپورہ ۳۰۰/--
اس سے پہلے ۷۰۰/- روپے دے چکی ہیں۔
۱۹۔ خاکسارہ مریم صدیقہ ۱۰۰/--

میں امید کرتی ہوں کہ تمام لجنات اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے بہت جلد اس چندہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں گی۔ صرف عزم کی ضرورت ہے۔ ورنہ یہ چندہ اتنا زیادہ نہیں۔ جو زیادہ وقت لگے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

خوشی کی تقاریب

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ —— "خوشی کی مختلف تقاریب مثلاً نکاح پر، شادی پر، بیٹی / بیٹے کی پیدائش پر، مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے کی خوشی میں مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہیئے"

جملہ احباب جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکات کی تعمیل میں اپنے ہر خوشی کے موقعہ پر مساجد ممالک بیرون پاکستان کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

خاکسار کے والد محترم چند دنوں سے پاؤں پر زخم ہو جانے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خلیل احمد مبشر جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

۲۔ میرے خسر میاں امیر الدین صاحب بھارت نگر لاہور سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

مبشر مشتاق احمد سر احمدین کریانہ مرچنٹس مین بازار وزیر آباد

مکرم ڈاکٹر مہر محمد صاحب قریشی (انگلینڈ) کی چند ایک عرصہ سے بیمار ہیں تکلیف زیادہ ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمود احمد ناصر۔ انگلینڈ)

انفلوئنزہ کیور

کی چار خوراکوں سے افاقہ اور آٹھ خوراک سے بفضلہ تعالیٰ شفا حاصل ہو جاتی ہے قیمت آٹھ خوراک ایک روپیہ بچوں کے لئے پچاس پیسے۔ قیمت شیشی چالیس خوراک ۳/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اعلان نکاح

برادرم نعمت اللہ صاحب شمس پسر میاں امام الدین صاحب مرحوم آف کراچی کا نکاح صادقہ قمر صاحبہ بنت الحاج میاں پیر محمد صاحب سکنہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ سے بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ فتح / دسمبر ۱۹۶۸ء مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(محمد اسمٰعیل رستم۔ صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

باورچی کی ضرورت

دارالضیافت ربوہ ایسے باورچی کی ضرورت ہے جو ہر قسم کے کھانے عمدہ پکانے کی اچھی مہارت رکھتا ہو۔

مرکز سلسلہ میں اپنے بچوں کی دینی تربیت کی خاطر رہ کر اس آسامی پر ملازمت کے خواہشمند احمدی باورچی اپنی درخواستیں اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ افسر دارالضیافت کے نام ۲۵/۱/۶۹ تک بھجوا دیں۔

تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف بھی درج کئے جاویں۔ (۱) عمر (۲) تجربہ (۳) کم از کم تنخواہ مطلوبہ

(افسر دارالضیافت)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

تعلیمی ادارے ۲۰ر جنوری کو کھل جائیں گے

لاہور ۱۴ر جنوری۔ پنجاب یونیورسٹی کے تمام شعبے اور اس سے منسلک تعلیمی ادارے ۲۰ر جنوری سے دوبارہ کھل جائیں گے۔ پنجاب یونیورسٹی کے اس فیصلہ کا اعلان آج یہاں یونیورسٹی کے مختلف شعبوں کے سربراہوں اور منسلک اداروں کے سربراہوں کے اجلاس میں کیا گیا۔ یہ اجلاس وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان کی صدارت میں دو گھنٹے جاری رہا۔ جس میں تعلیمی اداروں کے مسلسل بند رہنے سے پیدا شدہ صورت حال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اور مختلف تجاویز پر غور و خوض کے بعد ۲۰ر جنوری کو یونیورسٹی کے تمام تعلیمی ادارے کھول دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

یونیورسٹیوں میں سینیٹ بحال کرنے کی سفارش

لاہور ۱۴ار انٹر یونیورسٹیز بورڈ کے سٹڈی گروپ نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ یونیورسٹی آرڈی ننس میں ہمہ گیر اور دور رس تبدیلیاں کی جائیں گی۔ گروپ نے کہا ہے کہ یونیورسٹی آرڈی ننس میں ڈگریاں واپس لینے سے متعلق دفعات کو ختم کیا جائے۔ جہاں کہیں سفارش کی جائے وہاں سینیٹ بحال کئے جائیں۔ سنڈیکیٹوں کو دوبارہ تشکیل دیا جائے اور ان کو وائس چانسلروں کے انتخاب میں اپنی بات کہنے کا حق دیا جائے۔ گروپ نے یہ سفارش بھی کی ہے کہ وائس چانسلروں کے انتخاب میں چانسلر نو تشکیل شدہ سنڈیکیٹوں سے مشورہ کریں۔ یہ بھی سفارش کی گئی ہے کہ صوبے میں یونیورسٹیوں کی تعداد زیادہ ہو جانے کی وجہ سے قانون میں اس امر کی گنجائش رکھی جائے کہ گورنر کی جگہ بعض یونیورسٹیوں کے لئے گورنر کے نامزد افراد کو جن میں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس یا سپریم کورٹ کے جج شامل ہوں چانسلر مقرر کیا جا سکے۔

سٹڈی گروپ نے جس نے حال ہی میں اپنی سفارشات مکمل کی ہیں ۶۲-۱۹۶۱ء کے ان یونیورسٹی آرڈی ننسوں کے بارے میں بورڈ کو انتہائی دور رس سفارشات پیش کی ہیں جن کے تحت اس وقت ملک کی یونیورسٹیاں کام کر رہی ہیں۔ سٹڈی گروپ کی یہ سفارشات براہ راست مرکزی وزارت تعلیم کو پیش کر دی گئی ہیں۔

یکساں تعلیمی ٹیکس نافذ کیا جائے گا۔

لاہور ۱۴ر جنوری۔ صوبائی وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سید احمد سعید کرمانی نے کہا ہے کہ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے صوبائی حکومت تمام صوبے میں یکساں تعلیمی ٹیکس عائد کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ یہ بات انہوں نے صوبائی اسمبلی کے وقفہ سوالات کے دوران خان اجون خان جدون کے ایک سوال کے جواب میں بتائی۔ انہوں نے سوال کیا تھا۔ کہ سابق صوبہ سرحد کے علاقوں سے یہ ٹیکس ختم کرے گی۔

متعدد اسرائیلی فوجی ھلاک

بیروت ۱۴ر جنوری۔ فلسطینی حریت پسندوں نے پچھلے دنوں میں غزہ اور اردن کے مغربی علاقے میں اسرائیلی فوجوں کے ساتھ مختلف جھڑپوں میں ایک اسرائیلی افسر اور کئی فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ فلسطینی حریت پسندوں کی تنظیم الفتح نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کے مجاہدوں کو ان جھڑپوں میں کوئی جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔ اور وہ کامیاب حملوں کے بعد بحفاظت اپنے اڈوں پر واپس آ گئے

صدر عبد الحمید خان کا بیان

راولپنڈی ۱۴ر جنوری۔ بھارت کی مسلسل ہٹ دھرمی کی وجہ سے مسئلہ کشمیر خطرناک موڑ میں داخل ہو گیا ہے اور اگر اس مسئلے کی نزاکت کو محسوس نہ کیا گیا تو برصغیر میں جنگ کے شعلے دوبارہ بھڑک اٹھیں گے۔ یہ بات جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر عبد الحمید خان نے مظفر آباد میں نمائندہ مشرق کو ایک ملاقات میں بتائی۔ صدر آزاد کشمیر نے کہا کہ ریاست کے ۵۰ لاکھ عوام بڑی بے چینی سے اس دن کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب ان کو ان کا بنیادی حق ملے گا صدر عبد الحمید نے کہا کہ بھارت دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے نت نئے بہانے تلاش کرتا ہے اور آئے دن متضاد باتیں کرتا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم نے اپنی آزادی کے لئے یہ جنگ خود لڑی ہے اور اس لئے کشمیری عوام تیار رہیں۔ ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔

صدر سوکارنو کو دوبارہ برسر اقتدار لانے کی کوشش

جکارتہ ۱۴ر جنوری۔ جکارتہ کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ سابق صدر سوکارنو کو دوبارہ برسر اقتدار لانے کی در پردہ کوششیں ترک نہیں کی گئی ہیں۔ اور ملک میں ایک گروہ خفیہ طور پر موجودہ حکومت کے خلاف سرگرم عمل ہے

لاہور کے مریضوں کے لئے
ضروری اعلان

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ میں زیادہ مصروفیت کے پیش نظر ہر جمعرات کو خود لاہور آکر مریضوں کو نہیں دیکھ سکتے اب آپ ہر مہینہ کی صرف پہلی جمعرات کو لاہور آیا کریں گے۔

تاہم لاہور کے مریضوں کی سہولت کے لئے آپ کے اسسٹنٹ محمد اکرم صاحب محمود ہر جمعرات کو لاہور آیا کریں گے۔ اس طرح ضرورت مندوں کے لئے جمعرات کو ربوہ سے نسخہ جات تیار ہو کر آجایا کریں گے۔

کیوریٹو سسٹم کی مجرب ادویات کے ذریعہ آپ کی خدمت کے لئے ہمارا ادارہ بفضلہ تعالیٰ اسی طرح باقاعدہ حسب معمول کھلا کرے گا۔

خاکسار سردار محمد اسلم خان مینجر کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور)

اعلان نکاح

مکرم عرفان احمد صاحب ولد عبد الرحیم گمٹ ضلع خیرپور کا نکاح مسماۃ مختار بی بی صاحبہ بنت شیخ محمد ابراہیم صاحب سکھر کے ساتھ بعوض ڈیڑھ ہزار روپیہ حق مہر مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم انصار اللہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے موجب خیر و برکت ہو۔

(محمد حسین چوہدری سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۳ر فتح ۱۳۴۷ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست مع ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے دعا فرمائی نیز فرمایا

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ ان کو اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں کو نوازتا رہے دیگر بہنیں بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اعلان گمشدہ

اڈہ لاریاں لائل پور شہر میں کیمپ خدام الاحمدیہ کے قریب مورخہ ۲۵ر دسمبر ۱۹۶۸ء کو ایک گم شدہ بستر ملا ہے۔ جس دوست کا ہو نشانی بتا کر حاصل کر لے۔

(محمد یونس بھٹی۔ ناظم وقار عمل۔ مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر۔

ضروری اطلاع

ہم بڑی مسرت کے ساتھ بھائیوں اور بہنوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ ہمیں ۳۰ سال پرانی موذی مرض بواسیر تھی ہم نے خاندانی اور سند یافتہ پاکستان حکیم غلام علی قائم علی ماہر بواسیر

کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور سے علاج کرا کر شفا پائی اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بواسیر کی مرض ہو تو بغیر خون کے صرف چار گھنٹہ میں مکمل اور بغیر تکلیف کے مہ کے نکلوا کر فائدہ اٹھائیں

نوٹ: زنانہ بواسیر اور پوشیدہ امراض کے لئے تجربہ کار عورت کا انتظام ہے۔ (سردار عطاء اللہ خان بی اے کراچی ۱۸ ناظم آباد ۲- ۱۱-۶/۱ - فون نمبر ۶۲۰۳۹

لائل پور میں روزنامہ الفضل

بشیر احمد صاحب ایجنٹ سے مل سکتا ہے اور روزانہ پرچہ گھر پہنچانے کا بھی انتظام ہے۔

(مینیجر الفضل)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور اسکی لطیف تشریح

جس شخص نے یہ اعلان کرنا شروع کیا کہ ہماری قوم تباہ ہوگئی وہ اپنی قوم کو تباہ کرنے والا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلے علیہ وسلم کی حدیث مَنْ قَالَ هَلَكَ الْقَوْمُ فَهُوَ اَهْلَكَهُمْ (یعنی جس شخص نے یہ اعلان کرنا شروع کر دیا کہ ہماری قوم تباہ ہوگئی وہ اپنی قوم کو تباہ کرنے والا ہے) کی نہایت لطیف تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ دھوکہ کھایا ہے کہ کسی شخص کے یہ کہنے سے کہ قوم ہلاک ہوگئی ساری کی ساری قوم کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے اور چونکہ یہ بات اُن کی سمجھ میں نہیں آئی اس لئے وہ کہتے ہیں اس حدیث میں اَهْلَكَهُمْ کا لفظ نہیں بلکہ اَهْلَكُهُمْ کا لفظ ہے یعنی وہ شخص سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے قومی نفسیات کو سمجھا ہی نہیں۔ یہ کہہ دینا کہ جو شخص کہتا ہے قوم ہلاک ہوگئی وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ اوّل تو بعض حالتوں میں درست ہی نہیں۔ اور پھر یہ صحیح بھی نہیں کہ ان الفاظ کی وجہ سے وہ سب سے زیادہ ہلاک والا بن جاتا ہے۔ درحقیقت ان لوگوں نے اس بات کو نہیں سمجھا کہ جب کسی قوم میں مایوسی پیدا کر دی جائے تو وہ بڑے بڑے کام کرنے سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی قوم کا دانا اور سمجھدار لیڈر ایسا نہیں ہو سکتا جو اس کو مایوس کر دے اور آئندہ ترقیات کے متعلق اس کے دل میں ناامیدی پیدا کر دے۔ کیونکہ جب کسی قوم کو مایوس کر دیا جائے تو وہ تباہ ہونی شروع ہو جاتی ہے چنانچہ دیکھ لو مسلمانوں میں جب یہ خیال پیدا ہوا کہ قرآن کریم کی تفاسیر جو لوگ پہلے لکھ چکے ہیں ان سے زیادہ اب کچھ نہیں لکھا جا سکتا تو مسلمانوں میں اُسی وقت تنزل پیدا ہونا شروع ہو گیا ... ...

یہ ہلاکت محض اس وجہ سے ہوئی کہ قوم کو مایوس کر دیا گیا۔ اسے کہہ دیا گیا کہ قرآن کریم کے معارف تک اسکی رسائی نہیں ہو سکتی اسی طرح سب مسلمانوں کو کہہ دیا گیا کہ خدا بولتا نہیں وہ کسی سے محبت نہیں کرتا۔ وہ کسی سے پیار نہیں کرتا۔ وہ کسی کی التجا اور دُعا کا جواب نہیں دیتا تو لوگوں کے دلوں سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس سے ملنے کی خواہش بھی مٹنی شروع ہو گئی۔ آخر یہ خواہش کہ خدا مجھ سے ملے۔ وہ میرے ساتھ باتیں کرے۔ وہ مجھے اپنا پیارا بنالے۔ وہ میرا ہو جائے اور میں اس کا ہو جاؤں۔ انسان تبھی کرے گا جب اُسے یہ خیال ہوگا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اس کا یہ خیال ہو کہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا تو وہ اس غرض کے لئے کوشش ہی کیوں کرے گا۔ جب مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کر دیا گیا کہ ہم خدا کے نہیں ہو سکتے اور خدا ہمارا نہیں ہو سکتا۔ جب قوم کے لیڈروں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ هَلَكَ الْقَوْمُ ہماری قوم ہلاک ہوگئی۔ ہماری قوم میں وہ استعداد ہی نہیں رہی کہ جس سے کام لے کر وہ خدا سے محبت کر سکے، اس کے فضل کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ اس کی وحی اور الہام کی مورد بن سکے تو نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے اس طرف سے اپنی توجہ ہی ہٹالی۔ اور خدا تعالیٰ کے دروازہ کو بند سمجھ کر اسے کھٹکھٹانا ترک کر دیا اگر کسی مکان کا دروازہ بند ہو یا باہر کی طرف اس پر قفل لگا ہوا ہو تو کون بیوقوف ہے جو اس دروازہ پر بیٹھ کر مالک مکان کو آوازیں دینی شروع کر دے گا اگر کسی کے مکان کے دروازہ کے متعلق یہ اعلان کر دیا جائے کہ اسے قطعی طور پر بند کر دیا گیا اور پھر اس دروازہ کو کوئی شخص کھٹکھٹانا شروع کر دے تو سب لوگ اسے احمق اور پاگل سمجھیں گے۔ کیونکہ وہ ایسا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہوگا جو بند ہو چکا ہے اور جس کے کھلنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہے اس کے مقابلہ میں اگر کسی عمارت کا دروازہ تو بند ہو لیکن کھڑکی کھلی ہو تو سب لوگ اس کھڑکی کی طرف جائیں گے دروازہ کی طرف نہیں جائیں گے۔ وہ کھڑکی کی طرف اس لئے جائیں گے کہ کھڑکی کھلی ہوگی اور دروازہ کی طرف اس لئے نہیں جائیں گے کہ دروازہ بند ہوگا۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کی محبت کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ جب مسلمانوں میں یہ خیال پیدا کیا گیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی آواز نہیں آسکتی خواہ تم کس قدر چلاؤ خواہ تم کس قدر آہ و زاریاں کرو تو نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کا دروازہ چھوڑ دیا اور پیروں اور فقیروں کے پیچھے چل پڑے"

(تفسیر کبیر سورۃ ص صفحہ ۲۷۸) (باقی)

بیرونی ممالک میں احمدیہ ڈسپنسریوں کے لئے ڈاکٹروں کی ضرورت

بیرونی ممالک میں مزید احمدیہ ڈسپنسریاں کھولنے کے احمدی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹر صاحبان کے لئے یہ ایک عمدہ موقعہ ہے ایسے دوست جو اس دینی و قومی خدمت کے لئے تیار ہوں۔ فوری طور پر اپنے اسماء گرامی و کوائف سے مطلع فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

انعامی مقابلہ ۱۳۴۷ہش / ۱۹۶۸ء کے مقالہ نویسندگان توجہ فرمائیں

جن دوستوں نے گزشتہ سال ۱۹۶۸ء کے انعامی مقابلہ کے لئے مقالے بھجوانے کا وعدہ کیا تھا۔ ان میں سے جن دوستوں نے ابھی تک اپنے مقالے نہیں بھجوائے وہ براہ مہربانی فوری توجہ فرمائیں۔ اور جلد از جلد اپنے مقالے دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں بھجوا دیں تاکہ جائزہ کا کام شروع کیا جا سکے۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

بطور شکرانہ فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے عطیہ

مکرم چوہدری نثار احمد صاحب گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سرگودھا نے اپنے بیٹے عزیز مبشر احمد کی ٹریننگ کے لئے مغربی جرمنی کو روانہ ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ یک صد روپے فضل عمر فاؤنڈیشن میں عطیہ داخل فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مقصد کے حصول میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے اور اسے دین و دنیا کے لحاظ سے بابرکت کرے آمین۔ (شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے

احباب جلد تر اپنے وعدہ جات بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سال جلسہ سالانہ ۱۹۶۸ء کے موقع پر وقف جدید کے بارھویں سال یعنی ۱۳۴۸ ہش (۱۹۶۹ء) کا اعلان فرما دیا ہے۔ تمام سیکرٹریان مال اور سیکرٹریان وقف جدید اپنے اپنے حلقہ جات سے ہر فرد خواہ وہ مرد ہو، عورت ہو یا بچہ، کم از کم ۶ روپے فی کس کے حساب سے وعدہ جات کی فہرستیں دفتر ہذا میں ارسال فرما دیں۔ اس میں توقف نہ ہو۔
اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے سامان پیدا فرمائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

محترم عبدالسلام صاحب اختر کی تشویشناک علالت

محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ناظم مال وقف جدید انفلوئنزا اور ذیابیطس وغیرہ کے باعث تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب جماعت درد دل سے محترم چوہدری صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں

(صوفی خدا بخش عبد زیروی نائب ناظم مال وقف جدید ربوہ)

فوری ضرورت

دواخانہ خدمت خلق ربوہ کو ایک محنتی نوجوان کارکن کی ضرورت ہے اپنے امیر یا صدر محلہ کی تصدیقی چٹھی کے ہمراہ تشریف لادیں۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ (انچارج دواخانہ خدمت خلق)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴